

سوال (1) سیرت محمدؐ کی روشنی میں

حیدران جنگ میں ایک عظیم سپہ سالار کی خوبیاں بیان

کریں۔

تعارف:

صہود بنی اکرہؓ نے دین کی اشاعت کے لیے بہت سے عزرات
میں شریعت فرماتی اور اہل کو درس دیتا تھا جنگیں زندگی
کا ایک نعمت تھیں انہیں نہایت بہترین انداز سے لڑنا
چاہیے اور ثبات قدم دینا چاہیے لیکن جنگیں عرف اور
صرف اللہ پاک کی رضا کی خاطر ہونی چاہیں۔ سیرت
سرفار پات سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ جب دشمن کے
ساتھ جنگ کی جائے تو اس کے ساتھ ظلم نہ سلو
نہ کرنا چاہیے اور اس کی عزت و تکریم کا خاص خیال
رکھنا چاہیے۔ آپؐ نے اہل کو درس دیتا تھا حیدران
جنگ میں کسی دشمن کی شکست کو رات کے وقت مقابلہ میں
کرنا چاہیے۔ نہ دشمن کے جسم کو آگ سے جلانا چاہیے۔ اگر کوئی
دشمن معاف جائے تو اس معاف کر دینا چاہیے۔ حیدران جنگ
میں لوٹ مار، بد لطفی و انتشار، قتل و غارتگی میں زیادت
پھیلے عبور و قوت اور پورے حصوں کو قتل کرنا، قتل اسیروں
کے اسلام نے سخت مخالفت فرماتی ہے جسکا حضورؐ
پاکؐ کی سیرت قدس سے ملتا ہے۔ آپؐ کی سیرت پاکؐ
سے ایک سپہ سالار حیدران جنگ میں بہادری اور جوان مہر
کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ لہذا سیرت سرفار پاکؐ سے بہت ملتا
ہے کہ دوران جنگ جیسوی گریز کیا، عیش و فراہ اور اپنے مقصد
کی حفاظت کو جنگ سے دیر سے اپنے مقصد کا اور دشمن کی حرکت تکریم
کی کیا کرنا چاہیے۔

کا خیال رکھنا سیرت سرکار سے ہمیں ملتی ہے۔

give the main heading first.....

(۱) رات میں جنگ کرنے کی مخالفت،

کفار مکہ جنگ کے قہقارے رات کے وقت دشمن پر حملہ کرنے کو
نہا کہ دشمن جنگ کی حالت میں نہ ہوں لیکن سرکار نے ہمیں رات
کے وقت دشمن پر حملہ کرنے سے منع فرمایا۔ ایک دفعہ حضور یار
رات کے وقت میدان جنگ میں پہنچے لیکن آپ نے جلدی
وقت دشمن سے جنگ شروع کرنے کا حکم فرمایا۔

(۲) دشمن کے جسم کو آگ سے جلانے کی مخالفت۔

قبل از اسلام کفار مکہ دشمنوں کو قتل کر کے ان کے جسم کو
آگ سے جلا دیتے تھے جو کہ ظلمانہ طریقہ تھا۔ لیکن داعی رسول اکرم
نے اس ظلمانہ طریقہ سے مخالفت فرمائی اور دشمن کے جسم کو قتل کرنے
کا حکم فرمایا۔

رسول اللہ کی حدیث یا اے مصلح

"۴ لوگ بد عیسیٰ نہ کرنا، حال علمیت میں قیامت نہ کرنا،
دشمن کو قتل نہ کرنا اور انہیں کو قتل نہ کرنا۔"

leave a line space b/w headings for neatness.....

(۳) لوٹ مار کی مخالفت۔

اسلام سے پہلے جنگیں گزشتہ راستے میں ~~لوٹ مار کرتے~~ تھے
لیکن سرکار نے اس غیر اخلاقی حرکت سے امت مسلمہ کو منع فرمایا
ایک حدیث یا اے مصلح
"لوٹ مار کا مال غنیمت سے بہتر نہیں"

(۴) قتل اسیروں سے مخالفت

حضور نے میدان جنگ میں قتل اسیروں سے منع فرمایا
اور فرمایا جو کوئی کفر کا دوازدہ بند کرے اسے عاف کر دیا جائے
عیدی کو قتل نہ کیا جائے، انہوں نے عورتوں اور بچوں کو قتل

نہ کیا جائے، مجروح کو قتل نہ کیا جائے اور جو بھاگ جاتے اس کو قتل نہ کیا جائے۔

(۷۶) قتل سفیر اور قاصد کی مخالفت۔

اسلام کے مخالف تمام لوگ قاصدوں اور سفیروں کو قتل کر دیتے تھے لیکن آیت نے قتل سفیران اور قاصدوں سے منع فرمایا۔
ایک دفعہ صلحہ کدازان کے قاصد عارت جب حضور کی بارگاہِ مطہر میں حاضر ہوا تو آیت نے فرمایا "اگر قتل سفیر اور قتل قاصد کی مخالفت نہ ہوتی تو میں بڑا سزا دیتا"
اس حدیث پاک سے امت مسلمہ کو درس ملتا ہے کہ قتل سفیر اور قتل قاصد ایک بڑا جرم ہے۔

(۷۷) جاسوسی سرگرمیاں اور اپنے مظلومہ جات کی حفاظت

حضور نبی اکرمؐ نے جنگ کے دوران جاسوسی سرگرمیاں آپناٹی تاکہ دشمن کے مظلومہ جات سے آگاہ رہا جائے اور اپنے سارے مظلومہ جات کو دشمن سے بھڑکاتا تاکہ دشمن کو ان کی فتنہ نہ ہوں ان سب باتوں کو حوالہ دیکھ کر جنگ بدر اور جنگ احد سے ملتا ہے

(۷۸) فتنہ راستے اپنانے کا طریقہ میدان جنگ اُٹلے

حضورؐ، فتنہ راستے جانتے تھے جو کہ مخالف ہیں جانتے تھے سرعام یا نہ صرف ضرورت فتنہ راستے استعمال فرماتے اور دشمنوں کی صورت حال اور مظلومہ جات سے آگاہ رہتے۔

(۷۹) حبشہ کی اہمیت جنگ سے پہلے۔

حبشہ وہ زندگی گزارنے میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ حضور نبی پاکؐ نے بدر کی فتنہ میں جانے سے پہلے اہل حبشہ سے حبشہ فرمایا تاکہ دشمن سے مدد نہ شریف سے انداز جنگ کی جائے۔

minimum description under a heading should be 5 lines.....

جو محابہ یاک نے مدینہ شریف سے نکل کر دشمن کا مقابلہ کرتے
کا سپہ سالار دیشا نو آب نے ~~شہزادہ~~ کی مدد سے جو محابہ یاک سے
جنگ بدر کے موقع پر مدینہ شریف سے نکل کر دشمن کا
مقابلہ فرمایا۔

(۲x) غنہ و انشائی کی مخالفت۔

دین اسلام امت مسلمہ کو دوران جنگ، مناد اور انتشاری سے
روکتے تھے اور لوگوں کے حال و حال کے فلاح سے نفرت
فرماتا تھے۔

قرآن شریف کی آیت کا مقصود

”اگر جب وہ عالم بن جاتے ہیں تو وہ زمین میں مناد کرتے
ہیں فصلوں اور گھنوں کو تباہ کرتے ہیں بے شک اللہ پاک
اس سے نفرت کرتا ہے۔“

دین اسلام میں کسی شخص کے حال و حال کو دوران جنگ
نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں۔

(X) جنگ کرنے سے پہلے سرداروں کے حکم

حضرت بنی ارمہؓ کے سردار کو جنگ میں جانے سے پہلے جنگ کے
اصول بتائے۔ حضورؐ نے سرداروں کو فرمایا کہ جہاد صرف اللہ
پاک کی رضا کے لیے ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے سامنے کھڑے ہیں
میں۔ تقویٰ افشاریوں، حال غنیمت میں حیانت نہ کروں
بہ عہدہ نہ کروں، لوگوں کو قتل نہ کروں اور بچوں کو قتل
نہ کروں۔

سے امت مسلمہ کو
لہذا دین اسلام میں ~~کسی~~ نہ درس ملتا ہے کہ دوران جنگ ان
اصول کو اپنے اوپر فرض کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا
حاصل ہوں اور کسی شخص پر ظلم و زیادتی نہ ہو۔

(XI) جنگ میں باندھ کر قتل کرنے کی مخالفت

قبل از اسلام اُتقار دشمنوں کو باندھ کر قتل کرنے کے لیے
لیکن اسلام نے اس وحشیانہ حرکت سے امت مسلمہ کو منع
فرمایا جو کہ سیرت ہر فارسی سے ہمیں ملتی ہے۔

"آیہ نے دشمن کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا"
فہر ت ابو ایوب انصاریؓ کے بقول یہ حدیث یاؓ میں
ملتا ہے جو دشمن کو باندھ کر قتل کرنے سے مخالفت فرماتا ہے۔

(XII) میدان جنگ میں اللہ کی ذات پر امید رکھنا اور خود
جوان مردی کا خطا پہرہ کرنا۔

حضورؐ کی سیرت مقدس سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ سب سے
پہلے اس اللہ یاؓ پر یقین رکھا جائے کہ فتح اور تہمت اس کو ملے
گی جھوٹو اللہ یاؓ ~~جسے~~ دوسری بات ہمیں سیرت حضورؐ پاک
سے حاصل ہوتی ہے کہ میدان جنگ میں صرف یہ نہ کیا جائے
کہ اپنے ہاتھ پاؤں نہ پلاتے ہاتھ نہ لگتے دشمن کے ساتھ جوان
مردی اور بہادری سے لڑا جائے۔

(XIII) جنگ صرف اللہ کی رضا کے لیے اور صلح بھی اللہ کی رضا کے لیے

حضورؐ یاؓ کے دور مقدس میں ساری جنگیں اللہ یاؓ کے حکم
سے ہوئیں اور صلح اور معاہدہ جتنی بھی اللہ یاؓ کے حکم کے مطابق
ہوئے۔ اس لیے سیرت ہر فارسی سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ دشمن
سے اس وقت لڑا جائے جب اللہ کی رضا ہو اور صلح اس وقت
کی جائے جب اللہ کی رضا ہو۔

(XIV) سرداروں کے گھر میں قتل کی ممانعت۔

حضورؐ یاؓ نے فتح مکہ کے موقع پر یہ حکم فرمایا کہ جو شخص ابوسفیان

کے گھر میں داخل ہو جائے اس کی جان بخش دی جائے ~~پھر~~
 میدان جنگ میں دشمن سرداروں کی عزت و ٹکر دم
 کا خیال رکھنا چاہئے۔

(XV) سیر حال میں غار کی پابندی -

صغورہ نے دوران عزت غار کو قضا نہ فرمایا اس
 لیے امت مسلمہ کو یہ درس ملتا ہے کہ غار سیر حال میں ضروری
 ہے کیونکہ جنگ سے بڑھ کر کوئی دشمن نہیں جس میں جان کو خطرہ
 ہوں۔

اختتام -

صغورہ بنی کریم کی سیرت پائے سے امت مسلمہ کو یہ درس ملتا ہے
 کہ دوران جنگ دشمن کی عزت و ٹکر دم کا خیال رکھنا چاہئے اور
 جو گھر جنگ نہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس سے جنگ
 نہ کی جائے اور سستی کی حالت میں دشمن پر حملہ نہ کیا جائے۔
 صغورہ یا سٹی ٹی سیرت ساری امت کے لیے ایک نمونہ بات ہے
 لہذا ایک سپہ سالار کیلئے ضروری ہے کہ وہ میدان جنگ میں
 سیرت سرکار پائے سے روشنی حاصل کرے جسے اللہ کی
 رضا حاصل ہوں اور میدان جنگ میں ایک عظیم سپہ سالار
 بننا چاہئے جس سے لوگوں کی حالتوں، حالوں اور دشمنوں
 کی حفاظت ہوں اور دشمن بھی جوان مردی اور بیماری
 کا صدمہ سے دین اسلام کو ایک مکمل اور کامل دین
 مانیں۔